رجسٹرڈ نمبر اے ۷۶۳
REGISTERD NO. A. 765



H. H. ... Lucknow
قیمت فی پرچہ ۲ ... شائع ہوا
... کی حفاظت اور رواج کی کیلئے ... ہے۔

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) [illegible] کے ساتھ [illegible] ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی [illegible] قیمت لی جائے گی۔ یہ ضرور [illegible] فرما ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ [illegible] [illegible] کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) [illegible] اودھ پنچ ایک مشہور [illegible] پرچہ ہے اور [illegible] سے خدمت ملک کر رہا ہے [illegible] ہر ایک پرچہ [illegible] تمام [illegible] [illegible] ایک نمبر میں [illegible] مضامین ہوتے ہیں [illegible] آپ کے مذاق کے مضامین [illegible] [illegible] اگر اس [illegible] آپ [illegible] ایک سال تک پڑھ سکتے ہیں۔ [illegible] فضول ہے۔

(۵) طالبان [illegible] اودھ پنچ [illegible] قیمت [illegible] سالانہ خریداروں سے قیمت [illegible] اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ [illegible] جاری کرا لیں [illegible] فائدہ [illegible] خاص رعایت ہے۔

(۶) [illegible] ایک صاحب [illegible] ہر ایک پرچہ [illegible] [illegible] منیجر [illegible] اشاعت [illegible] ملاحظہ فرمائیں [illegible] نہیں ہوتا۔

(۷) [illegible] خریداری [illegible] ہوتے ہیں [illegible] نہیں [illegible] پرچہ [illegible] حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) [illegible] اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں [illegible] اودھ پنچ کا نام [illegible] ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی [illegible] پالیسی کے مطابق ہوں گے وہ شائع [illegible]

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی طرف پر لکھے جائیں [illegible] فقط

نوٹ

جو حضرات [illegible] انھیں خطوط اور منی آرڈر میں [illegible] نام کی [illegible] پر لکھا ہوا ہوتا ہے

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۳ — نمبر ۲۴

مضامین

۱۰ جولائی سنہ ۱۹۲۸ء

روح تخیل

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

کہنے لگے کہ ہم بھی شاعر ہیں اور ہمارے منہ سے بھی اُسی طرح شعر پر شعر بے ساختہ نکلتے ہیں جیسے بالتسنیع غصہ میں گنواریوں کی زبان سے بچھے ماں کا لیا کا الہامی کلام۔ بس آمد ہی آمد ہے کہیں آورد کا نشان نہیں۔ معنی مطلب کی درستی کا جھول پالنے والے کوئی اور ہوں گے۔ آجکل کے مطلق العنان شعرا شہرت کی ہوس اور مسخرے دوستوں کی مصنوعی تعریفوں کے اصرار پر عاشق ہوکر میدان سخن میں قدم رکھتے ہیں پھر فرماتے ہیں کہ شعر میں بلند پروازی ایسی ہونا چاہیے کہ دور ساداں تک دیکھ پہنچ سکے۔ یہی وہ شعر ہوا کیا جو کسی کی سمجھ میں آئے نرالی ترکیب سے فارسی اور عربی کے غیر مانوس الفاظ جمع کردو۔ اور پھر تکیوں پر تاؤ دے کر دو اپنے نام کے ساتھ قلان حسن مصور معنی جہاں ادب۔ دلی دکنی کے زمانہ سے اس وقت تک خدا جانے کتنے شاعر گذر چکے ہیں انھوں نے دنیا لفظ و معنی کی تلاش میں عمریں بے فائدہ گنوائیں۔ اب وہ رنگ پڑانا ہوگیا اگر ہم اُسی ڈھرے پر چلتے رہے تو پھر کمال ہی کیا ہوا۔ ہمارے دوست حضرت خسرو کا کوئی بیچارے بھی لکیر کے فقیر ہیں یعنی بامعنی شعر کہنے کا سودا ان کو بھی ہے۔ بار ہا اُن سے کہا کہ شاعر نہ ادب لطیف یعنی حال کے رنگ میں کہا بھی تمہارے سخن کو ڈوب دیجیے۔ کہنے سننے سے ایک غزل اور ایک قطعہ عنایت فرمایا۔ نظم کا سہرا آپ کے سر رہا بغرض بانگی بندہ کہا جاتا ہے۔ آپکی نظم ملاحظہ ہو اور بندہ کی نثر۔ بھی واللہ قلم توڑ دیے ہیں۔ مطلع چند کا مصرعہ دوسرے شعر میں۔ خدا معلوم کیا پیچ کرکے وہ حضرت بہت افزائی فرمائیگے۔ ذرا غور فرمائیے نظم ہے کہ باصطلاح حال ایک بات کیا ہوگئی ہے دریا کیا جمال غالب کی ہوا اس انداز کی طرف منہ پھر جائیں۔ ابھی تو بہ حضرت ناظم کا دعویٰ ہے اور انشا سچ ہے کہ اس کلام کی طرف معنی مطلب نے آنکھ بھی نہیں کر شاعر نے آنکھیں جو دکھائیں تو دم دبا کے بھاگے رسائی نہیں تھی گمان میں وہ عظیم الشان شاعر کس لئے ہیں یہ وہ شکوہ الفاظ کے قدر دان کس طرح سب وہ ملتے جھاڑیں گے جہاں شاعر بیاب وحشی ہو رنگ کے متوجہ ہو جائیں۔

غزل

ہم کام آ سکے کر زمرہ کا نام بیخودی صبح فنا ہوئی ہے ابھی شام بیخودی

لفسار مجال کی تاب والوں کے
وابستگی ہے یا عشق کے زن آشفتہ غرض
ہے ساتھ ساتھ منزل مقصود نہ پا
انجام اشتیاق فزادا ہے گریہ خیز
دورہ صدا کرم کہ حجاب نگاہ مست

حیرت نے کرلیا ہے سرانجام بیخودی
پھر شعلہ جبین کا کھیل کلام بیخودی
اس سرزمیں کی چال نہیں کام بیخودی
بیٹھے گئے ہیں وہ بھی اب ازدہام بیخودی
تکفیر عقل و ہوش ہے یک جام بیخودی

افسردہ دل کا خسروؔ .... ہے آرام سوچتا
والاں کمال سے شورش ایام بیخودی .... غیر گیا و جانب

قطعہ

اے فروغ زخم غمزۂ تمار
تیرے ادپر ہے زندگی کا مدار

مجھکو تبلیغ رحمت لبریز
مجھ کو تشبیہ عاقبت در کار

کہکشاں زہرہ۔ نا معلوم
گلستاں آفتاب گوہر بار

منزل رخنہ۔ ہا گیسہ
ایک سے ایک کی ہے یہ گفتار

میں ہوں تشنیم غمس کبریت
تو ہے اظہر مقصد دنیا

میں ہوں سرو ہری نغمہ بار
تو ہے گیا او داغ ہر سیتار

الغرض ہیچ مطالع ہیں
گفتگو ہو رہی تھی آخر کار

یعنی آشوب رشحہ مقسوم
اس جہاں میں ہوا ہے دل آزار

کون تھا جس نے تیغ کھینچی تھی
کون تھا حاصل نہ خواں تار

وہ بھی اک روز ہو نے والا تھا
اس طرح سے مفاصل انوار

اب کہاں ہے تخیل طلبیدس
ابکہ مر ہے خزاں دیار

سرو ہا نار ہو گیا ان کا
جن کو تھا قصر جشیدہ خونبار

آبرو قسلزم طلسم کی
ہوگئی ہے حکایت اک طومار

اس میں روشنی نے زور کیا
جس سے ظاہر ہے گرمی بازار

یہ جو الفاظ ہیں تو دو ثانی
یہ جو قطعہ ہے قطعہ گلزار

غور کیجیے تو یہ خلاصہ نظم
رنگ غالب سے ہو گئی بیکار

اب یہ کہتے ہیں حضرت خسرو
وکنار جنا مذاب انار

مضمون نثر

(اعلیٰ خیالات)

وفور اشتیاق میں ندامت کے ساتھ ایک ایسا عجیب تخیلات میں جاگزیں ہوا ہے جس کی تلافی مافات کے لیے تصریح روحانی درکار ہے کیونکہ انعکاس شرشت خاک کا محض اشتعال پر مبنی ہے۔ اگر تشویش انسان کو وہ حق ہوتا سا ضمیر مطالا تصال اُن رشحات سے انحراف کرنے کی تاب نہیں لاسکتے کا جن کو خط اقدم کے صعب قطروں نے عالم ایجاد میں سیراب کیا ہے۔ میرے خیال میں ایسا ضمیر جو وصل الی المقصود ہو کسی بھگڑ سے جام کی ہستی کو فانی از

آشنا نہ ہونے کی زحمت نہ گوارا کرے گا۔

حضرت سلیمان نے اپنے تفتیش حالات کی کہ حقیقت ایک لغت میں درج کی ہے جو نہ صرف طریقے پر صد ہا افراد نے لفظ کرکے متعلق کے دلچسپ مسائل کی سیاہ پوشی میں ایک کرانی رتبہ فرو گزاشت نہیں کیا کیونکہ انسان ایک ایسا جسم ہے جس کو بڑی مشکل سے تشبیہ دینا ناممکن ہوگا بعض عالم نے صفوت انسان کو حل کرکے ایک خلاصہ ریکارڈ تیار کیا ہے اور طبع کی جاتی ہے کہ یہ ہر شخص پر حقہ کا منعقد ہونے پر منحصر ہوگا

ہم کو معتبر ذرائع سے معلوم ہو چکا ہے کہ حالات دیہات کی نسوان قرار دی گئی ہے اور یہ ایک اردو کی تفسیر اس لب لباب کی ہے جس کو ہر فرد بشر کا خیال نا قص آلات جارحہ سمجھتا ہے اور یہ وہی نسل ہے جو بچے پیدا ہونے کا احتمال ہے اور یہ وقت اسکا کھٹکا ہے کہ عالم مثال کے دیگر عالم خیال کی لال لال آل تحال خال وبال استقلال اور بال کے اہم اسباب نکات کی درج شعار ہواس پر مجتمع ہونے پائے ورنہ صبر کے علاوہ جمعیت میں وحشت ناشناسی عائد ہوگا جو صد ور ذرائع سے مستورات منکوحہ وغیر منکوحہ کے بطن خالص میں کسی زندہ دل بزرگ اصفہان نے وہ ریسرچ کیا ہے جس کا عنوان بجز در بار خورشید کے نمایاں نہیں ہو سکتا اور اگر ہو جائے تو اس کو بھی ایک امر اتفاقی کہا جائے گا۔

دجل جلالہ سمجھا دار کی ورزش ہے!

محمد حمید حسین اشتر کاکوروی

دیہاتی عورتوں کا مہر اور ایران کی آزادی

ایک دیہاتی مسلمان عورت سے کچہری میں سوال ہوا تمہارا مہر کتنا ہے؟

جواب۔ سوا پسیری کرور "

سوال۔ بس یہی قدر ہے؟ یہ تو ہر شخص دے سکتا ہے

جواب۔ نہیں حضور۔ "

زنانہ فیشن کا تغیر

۱۸۷۶ء ۱۹۲۶ء



۱۹۲۶ء: "اوہ بہت نو نڈے"

۱۸۷۶ء: "تو نہ ونڈا نہیں یا لونڈیا کہو میں بھی تمہاری سی عورت ہوں"

سوال۔ "کیوں؟"

جواب۔ "حضور شاید مطلب نہیں سمجھے سوا پانچ کروڑوں میں جتنے دانے ہوتے ہیں اتنا روپیہ مہر کا ہے"

سوئے مصری مجلہ چھوتا اس امر پر خوش ہے کہ ایران نے کپیس چولیشن یعنی کچہریوں اور عدالتوں کا توڑ کرکے مجرموں کے واسطہ کی

عدت دفع ہو گئی۔ ما شاء اللہ یہ خوشی ذرا نعمتی ہے۔ سوا پنسیری کروڑوں کے جہاں یہ معنی ہیں کہ کروڑوں روپیہ کا مہر تھا وہاں یہ بھی مطلب ہے کہ مہر ہمیشہ خاوند کی جیب میں رہے گا۔ لیکن ہاں چاہیں کہ اسکا آدھا بھی مل جائے تو یہ غنیمت ہے۔ دو ڈھائی من تیل ہوگا نہ رادھا ناچیں گی کپیس چولیشن کی منسوخی اس طرح کا ہوئی ہے کہ برطانوی رعایا کے مقدمات کی سماعت میں ان کی دیسی نہ ہونے پائے اس معین میعاد کے اندر مقدمہ طے ہو جائے مجرم خواہ کتنا ہی سنگین ہو مجرم صاحب کی ضمانت عدالت کو منظور کرکے فوراً رہا کر دینا پڑے گا اور اگر جرم ثابت ہو گیا تو چاہے قتل ہو خونریزی ڈاکہ ہو یا چوری دغا یا جعلسازی بجز جرمانے کے اور کوئی سزا نہیں دیجا سکتی۔ مجرم صاحب پر یہ فرض عائد نہیں ہوتا کہ اپنی گرفتاری کی اطلاع برطانوی سفیر تک پہنچائیں ہی نہیں بلکہ فرض گرفتار کرنے والی حکومت کا ہے کہ فوراً برطانوی سفیر کی خدمت میں حاضر ہو کے رپٹ مجرم کے گرفتار کرنے پر اظہار ندامت و افسوس کرے یعنی جرم کرے مجرم اور تو بہ کرے ایرانی حکومت مجبوراً اطلاع برطانوی سفیر صاحب ایرانی دارالقضا میں تشریف لائیں گے حکم ان کے سامنے سنایا جائے گا۔ کیسے مزہ کا نتیجہ ہے پھر کوئی پوچھے کہ قند سیاہ و یا شیر کپیس چولیشن سے جو فائدہ تھا وہ حاصل ہو گیا چاہے نام باقی رہے یا نہ رہے۔ غور سے دیکھیے تو یہ طریقہ ایرانی حکومت کو پہلے سے بھی زیادہ ذلیل کریگے۔ جب ایرانی قاتل اپنی قومی حکومت کے حکم سے پھانسی پر لٹکایا

اور میلہ میں قابل نام جار کو بھیجا جائے گا نہیں بجائے کا زوال ہو گیا یا نہیں؟

بار کہنا والی ہمارے وکیل کو کچھ کہا ادھر نے سرکاری وکیل صاحب کے کچہری مارنے کچہری ایک کیس پیش کر دیا ہوئی دوسری کمیٹی سے نکل گئی وکیل صاحب بیچکیاں لیتے ہوئے تنہا گئے سامنے مجرم کا ارادہ تھا کہ ناک چھوٹ کرے مگر کچہری وارث رہا۔ سے بھیجے گئے میں اخبار میں مقدار شمار رکھا کہ کوئی خاص حصہ دیا جائے یہ تو اطمینان کا کام تھا مگر انکے بعض تعلق حضرت واقف دیکھ کے کہنے لگے ۔ دو تو لیجیے اسٹار نے ناک رکھ لی یہ سلسلہ ہمارے دوست مدیر پیرو تا فرماتے ہیں:۔

ایک انتہا ادا کی دو جتنا ہے فرض ہم

دنیا از احمد کا پیچ تر دید بھی انا نیا نہ ما بیان

[illegible] حسنت سے [illegible]

[illegible]

آہ [illegible]

ایمان [illegible] حضرت پہلوی [illegible]

تمام ملی ادارے منتقل [illegible]

[illegible] .... یہ

[illegible] رنگا رنگ [illegible]

ایمان [illegible]

سہری شد۔

ان حضرت مسیح نے اسٹار نے ناک رکھ لی جہل ہے کو خوش باوری ہے عمدہ [illegible] کمر کے [illegible]

حل خوش ہو جاتا ہے۔

خدا نہ کرے کہ ایرانی گورنمنٹ میں کوئی پیشین مجرم آئے اس دن جانے مدیر پیرو تا کو یوں لکھنا پڑیگا۔ انصاف انصاف!! اے اہل عدل انصاف

ہم مدارا ایک قانون تصوریات و صدود تنسیخ فرانسیس طیارہ پیدا اور وہ سپر .... کہ یک

پانچ وہ دست صدر کھول رہے ہیں پر نیز نا کردہ گناہ ان چند ہلاک و مجروح ساخت وہ لیے گرفتار شد منیژہ صدر چند تا ازکی سپر نیستا ماگردار ایں قاتل سفاک را از دست عدالت و انصاف رہا نیاچا ہا

روسیہ فرانسیس سلیمانیا باب ہی وہ ۔ حضرت مجرم ذات مقدس پہلوی ازکار تحقیق کیسی چو پشین برانیا ایرانیاں را محقق و گیر کرا دخود ہمت انداز و تیلا ساخت؟

ایک تھے میاں ہوشیار خاں؛ ایک کا سپاہی کہیں سے ایک کتیا پال لائے مگر گھر میں انا تو تھا کیا کسی گا ایک ویران سرائے میں رہتے تھے۔ وہ سپاہی کو امیسر تھا صرف شکر کا پیٹ کیونکر بھرتے کئی فاقے تا ملوکو اور ہے تو نہتے کو چہ گردی کر کے اتفاق سے کوئی مسافر کا بیشتر کھا کے رونا ٹپک گیا بیجارا مہمان نے ہو سر کے رونا چاہا تو لڑا گیا کہنے لگے کہیں کیا فرے کی چیز ہے۔ میاں ہوشیار بولے یاروں کے ساتھ رہو گی تو یہی فرے رہیگی۔ پس ایرانی بچا ئیو یاروں کے ساتھ رہو گے تو یہی فرے رہینگے شہدا اعراؤ سوا پسیری کو روتا

بھر ادر بچا لڑکا تا۔

واقف

عاقبت اندیش

رنگون رنگین

تسلسلہ

اے غضب ستم ، اندھیر ، آج ہمارا شہر ماتم کدہ بنا ہوا ہے کیوں نہ ہو ؟ فرزندان عشق بیچارہ شد شدہ ہر گوشے کونے گھر سے شیون وشین کا دور بین کی صدا آتی ہے ۔ بچے تڑپ رہے ہیں بلک رہے ہیں " کوئی کہتا ہے ہائے

بہاروں میں ہرے ہیں پیارا وہ زیادہ و جیح و محض نہ کہیں ہیں شہنشاہی ہے پاروزوں میں ہم نو پیچی زنگیا کوئی روتا ہے

ٹکڑوں ٹکڑوں تروڑ پچیڑ کی بجا ماتم شد انجمن بیچ سحر دا سرو کا ساتم شد

کوئی آنسوؤں سے منہ دھوتا ہے

سب پھول چمن کے لائے ہم واغ لے کے آئے ہم سے کوئی یہ پوچھے ہم کیوں گئے چمن میں

حالانکہ یہ بھی اچنبھے کی بات ۔ بہار کی رخصت خزاں کی آمد ایک قدرتی کھیل ہے مگر گلشن دگلزار کا یک لخت لٹ جانا جیسے بیک اشارہ اردوی کا کل چمن سے فرنگیہ پہنچ گیا تھا تیج کر دیا گیا تو کل تھا دیا مٹا باغ بگیچوں کے واسطے طرفہ مصیبت ہے

نایاب اور بیش بہا تحفہ

جناب سید [illegible] صاحب ندوی اڈیٹر الہلیل [illegible] کا تازہ تصنیف [illegible] کی فہرست تحریر کی ہو وہ جا [illegible] کہ حکیم سید نثر نواب صاحب کل پر [illegible] [illegible] مشیر [illegible] کی سیر [illegible] ہو ہمیں [illegible] [illegible] [illegible] ہیں ہم لطف [illegible] [illegible] سالوں میں قدرت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہماری [illegible] ہے کہ [illegible] سلانی منتخب [illegible] حصول [illegible]۔

المشتہر

حکیم سید نثر نواب بیت الشفاء [illegible]

پچاس روپیہ نقد انعام

[illegible] کے قائل نہیں ہوا سرمہ کے اصل پر تبادلہ کیا ہے جو آنکھوں میں بال کر کسی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جائے [illegible] وقت [illegible] ہو جائے گا اور آپ [illegible] سے [illegible] ہو گی آپ کے [illegible] آپ [illegible] جناب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بچاس روپیہ نقد انعام دیا جائیگا [illegible] [illegible] [illegible] ترکیب استعمال [illegible] [illegible] قیمت [illegible]

منیجر دی آل انڈیا رائل سرمہ ہاؤس

اینڈ سپیشل ورکس نمبر ۱۸ فیروز پور شہر

اعلان

ہندوستانی اکاڈمی کو ایسے مترجموں کی ضرورت ہے جو با محاورہ اردو ہندی زبان میں ترجمہ کر سکیں۔ مترجم اکاڈمی کے ملازم نہ ہونگے جو لوگ سائنس اور ادبی کتابوں کا ترجمہ کرنا چاہتے ہوں ۔ نمونہ کے ساتھ [illegible] [illegible] درخواست دیں اور [illegible] طے کرنا چاہیے ۔

جنرل سکریٹری ہندوستانی اکاڈمی الہ آباد

دل کی کلی کیسی کھل گئی ۔ جہاں لیں میں خاک اڑانے والی لڑکے کہتے ہیں کہ وہ بارہ بجے چوپہک پارک جاتی جہاں سے ایجویا پیدا کرتے گئے تاؤ دو گیا اور ہوگئے جب بھی تو سودائی تین تیرہ بارہ بجے پھرتے ہیں ۔ ماشاءاللہ باشان سودائیوں نے اپنی حقیقی ایش کے سفر آخری پر بھی اتنی نمازی چونک پیمانہ بھائی ہوگی جتنی ان دو بازاروں کے نگروں سے ملاں ہونے پر بچائی ۔ شہر کے بچہ بچہ کا دل حسرت شریف زادوں نے لپٹا کھینچا بناکھی ہی رنڈیوں کے چھٹے بالکل وہ زحمت ہوتے ہیں آپ ہی انصاف کیجیے اگر کسی کمینی کا دوالا نکل جائے تو حصہ داروں کا کیا حال ہوگا بس یہی کہ پیٹ پکڑے چلوں سنبھالے دھوتی کھڑکاتے کھلے ٹکر سے کی طرح جہاں کے تیج ادھر ادھر مارے مارے پھریگے یہی حال ان لنگوں کا ہے ۔ اور ابھی شب کا سماں جب یاد آتا ہے تو کلیجہ کا دل ہارے ہنسی کے لوٹ جاتا ہے ۔ وہ گلشن کے چہ اف جہاں ہر گز ادھر کے نماروں کا دل سوس کے کرتا تھیں میری جان کی قسم نہ جاؤ ۔ وہ دیکھو آسمان میں کیسا طوفان آیا ہے اے مرے نتھی نتھی کی ایاں صبح ہی ڈوب گئیں تو شیر خواروں کا تحمل پڑا کھاں لگے گا ۔ اور رجوبیٹ مالیوں کی طرح سرگرداں بتیا کا کون دودا دہن کی سعادت حاصل کرے گا ۔ اے دیکھو تو طفل دل ابھی سے مڑ کرنے لگا چل رہا جہاں کے نہ جاؤ ۔ یہی دودھ کے اس بچے پر کیا گزرے گی پیاری ؎

روٹھی جاتی ہو تو اک مار لگاتی جاؤ
اتنا اٹھاتا ہے تو ہیں اتنا اٹھائی جاؤ
قصد جانے کا مصمم ہے تو ہنگام رحیل
طفل دل کو رے ذرا گود میں تو لیتی جاؤ

ایک طرف یہ اصرار دوسری طرف بی صاحبوں کا یہ انکار کہ نہیں ہم تو جا چکیں ۔ بس بہت رہے اب کہاں تک رہیں ۔ تم رو تے رو تے جان ہی دو گے تو اب ہم دیکھ لیں گے ۔ تمہاری یہ دلت گزرے نہ بارہ دل لگا یا ۔ تو خوش کر دیا ۔ بس رہنے دو اپنی اداکاری ۔

نہ نہ نکلو ادا ۔

آخر تمام عشاق زندہ مردہ نبا انشاء اللہ کی چیاں کی پہ مصروف ہوے ان ناؤں کے پورٹ خوشیوں حسرتوں کے نیچے ۔ پوسوں کے گنٹھڑ ۔ نادوں کے پورے سے فرغلوں کے صندوق بند ۔ سسکیاں کی ہمیں چپاتیاں دل کے چلے توے پر کیں نالوں کے کباب آہوں کی سیخ پر بنے زرد پان کے خیرے سے بیتے ہوے بیگن تپ فراق میں اُبلے اوجھڑا بھی کے فیرر غمن کیسی میں خواب سے دخل ہوگئے سارنگی نے آوازوں میں زور لے کی مدد سے فوری لوزینے ڈرگ کے فلاف کے برقعے میں چھپایا ۔ جلیبے آلوی آوازے زلفت لفت وہ کہتے ہوئے بستنی میں ملفوف ہوے ۔ سپروائیوں نے خدا ویرینہ کے سطے میں اپنی گٹھی اور عشاق کی جہنو یا گرا دی ۔ بی صاحب نے طرے کے ٹھیک ارسے کفن کے عوض جہاز کے گلٹوں کا جوڑا کیا ۔ وہ ٹکٹ لاتے تو دوسرے یار وفادار ان نازک چیروں کو ٹشیں اور کلک سے معقول دینے کی سفارش کرتے جلے تو آپ خدا بھلا دینی صورت پھرتے ہیں اور وا کے اُس تنبولی کی دکان سے پان کھاتے ہیں جس پر آئینہ نصب ہے اور لب اسٹیشن کا مقابلہ شیریں پرویزینے کرسکیں ۔ حضرت کی دہان داری پر ان مست زرد خوں کی سرمہ سے اعتبار ہے کہ حضرت کی زبان نے دنیا بھر تمام کرکے لے لیے اپنے دوسرے شریف بھائیوں کو بچا ۔ مگر اٹھائی گیرا اکر بناتے ہیں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی رنڈیوں کی خوش قسمتی سے حضرت کا ایک لنگر ٹیا یار جہاز میں رسوا کا ہے ۔ بیچارے نے اتہ جوڑ کے کہا ؎

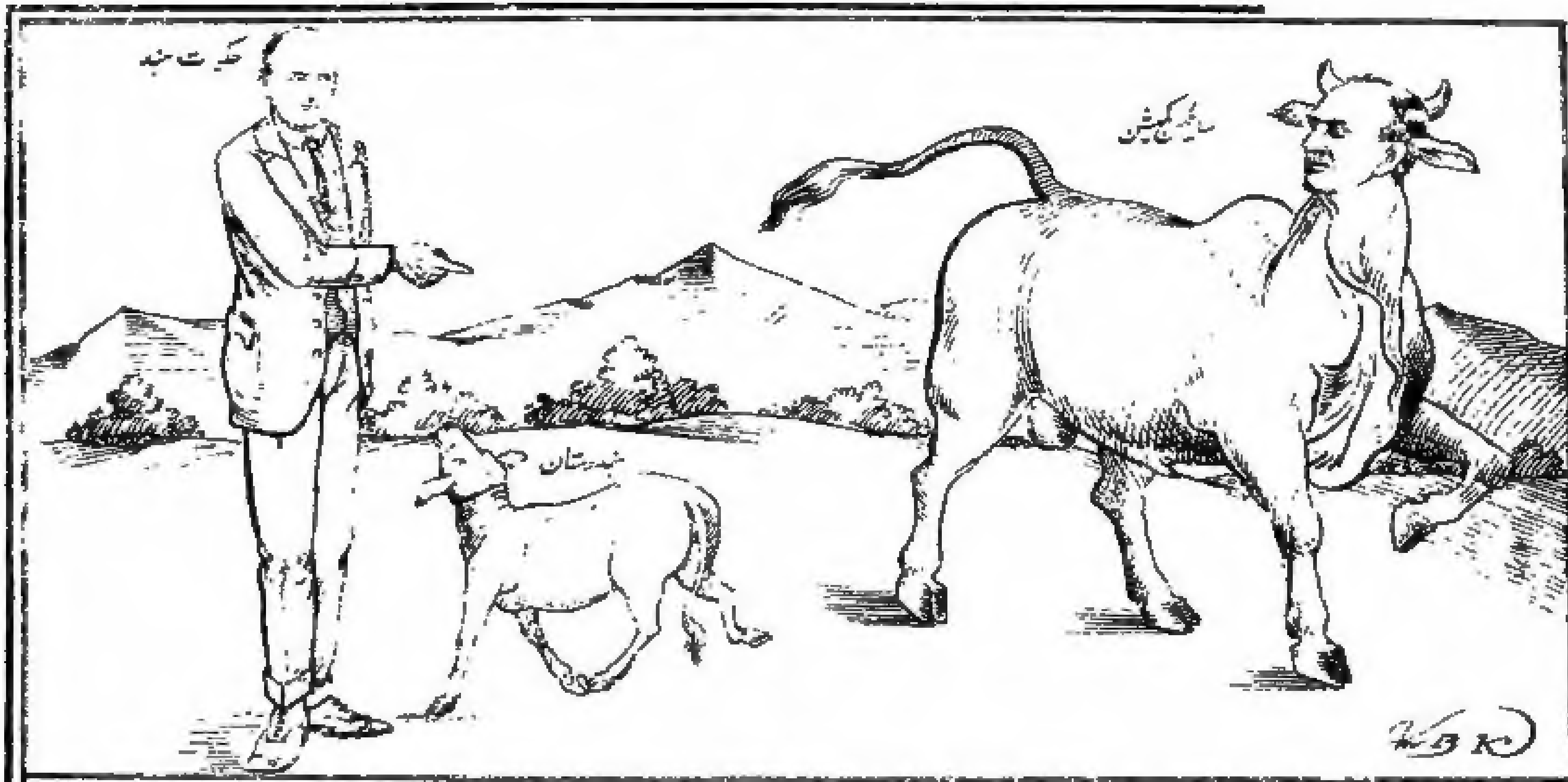
سپردم بتو ...... خولیش را
تو دانی حساب کم و بیش را

بھائی تمہارا ہی آسرا ہے تمہیں میری جان کی قسم ان کی خدمت میں کوتاہی نہ کرنا کیونکہ ان کے پاؤں کے نیچے جنت ہے ۔ کچھ نمک خلوار جب کرکے پھر خادم جو تمہیں دنیا بھر کی کر نظر سے نہ بارک

اس طرح کمینی کا وہ ہالے تاشیں جو بی صاحب بیچارے کل زر نقد اسی جہاز کی جہک راہ میں پھانکتے ہیں بلکہ آگ تو یہاں تک ہے گمان ہیں کہ لیکھی آنت کی مقدس رقم کا کچھ حصہ بھی ہی خرچ مشتبع لنگروں سے بچ نکل جاتا ہے ۔ مگر یہیں کیا ۔ آگ جانے دو ہم جانے دھو کھنے والی کی جا جانے ۔ سواتی سے آپ کو حسن صورت ہی کوئی بہرہ تسام ازل اور صنعت قدرت نے عنایت نہیں فرمایا ۔ آنکھیں تھیں کچھ دھندلی ۔ جھاڑیلی شکل آبنوسی رنگ ۔ آپ جا نہو زرد دن کونہ نہ صورت دیکھی گزرجاتے بلکہ اتم بلیں سے کام آتے اور اس طرح سعادت مند کملا ئے اور کیا کرتے ۔ لہذا اسباب سفر کی گرانی پر بدہو کے جہاز دیکھ پہنچا ۔ سچ ہے ہر کار سے ہر دردے ۔

غرض اسی آخر شب ہر دو ادھر میں رات کٹی ادھر گلشن دہر میں سورج مکھی کھلی ادھر عشاق کے گرد اور سینہ میں غبار شعاع فراق سے رنگ زرد زرد بات وہ ۔ اپنی کلاغوں کی اودی اودیا ہلکی رات کلاے گجات دھلوانے یا ڈوبنے لگے ۔ آگے آگے ہجوم عشاق پیچھے پیچھے بی صاحب اور انکے پیچھے فرساق ۔ قافلہ سالاری کا حق کچھ تعلیم یافتہ فر دماغ نے یوں ادا کیا کہ ہر قدم پر فوٹو اتارتے ۔ ہائے تم تمہیں تمہاری تصویر تو پاس ہوگی ہمراہی میں پیانہ اللہ اللہ آئو یار جنگ تھے ۔ جب جانے والے مسافر جہاز میں لدے اور ڈیک پر آکے کھڑے ہوے تو یار لوگ سر پل ایستادہ ہوگئے بس روکے وہ حقیقتی تمہیں یہ قسمت کو روتے تھے ۔ ادھر رومال جنب دکھے سے جا ہو ادھر خندہ ہنگا خدا کے اختیار سے باہر ۔ اتنے میں جہاز نے لنگر اٹھایا سیٹی بجی بجی ہوں عاشقوں کے ہر حضرت صدا اٹھی ہوں ۔ انکے ہاتھوں نے رومال ہلا ہی لگے جہاز نے لیے ہوگ بڑھاے ۔

قصہ کم جان پاک جس طرح بیلچہ نکلا ہے ہمیشہ یوں ہی دکھا تو خدا پھرا نا نصیب نہ کرے ۔ مولانا آپ کے قلم کی برکت سے بچا بچا کی



معجز نما حکومت

حکومت ہند: کیا میرا منہ دیکھتا ہے؟ ذرا سے جا۔ وہ گائے کھڑی ہے تھن میں منہ لگا دے۔

ہندوستان: بیل ہے بیل ہے

حکومت: بیل ہے تو ہوا کرے۔ مطلب پیٹ بھرنے سے ہے۔ بچھڑے تو پی تو سہی

ملک خیمیں دریا برد ہو گئیں اور اپنی وہ معقول تنخواہ ترک کر دینا چھوڑ دیں گی۔ دیکھئے ایک طرف آپ کی خدمت میں تحفۂ مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دوسری طرف ان بچیوں کی سرگرمیوں پر اپنی تعزیت بھی ضروری خیال کرتے ہیں خدا تعالیٰ اس کٹھن مصیبت میں صبر دے اس عمر میں شفیقوں کا سایہ سر سے اٹھنا بہت کھلا ہوگا۔ مگر صبر کے ساتھ شکر بھی انہیں لازم ہے کہ سب سے چھوٹے تعزیت کے بیچوں کو بھی سمجھتے تو قیصر کی جنس ہاتھ میں ہوتی یا گانے لگاتی۔

راقم

داماد بیٹا

ملکی اخبار

(از جیسا)

نالائق ہندوستانی

مشہور ہے کہ درخت نے کلہاڑی سے کہا کہ تو مجھے نہیں کاٹ سکتی جب تک میری برادری میں سے کوئی تیرا شریک نہ ہو۔

واقعی اگر یہ کلہاڑی سے میاں بیٹا دستہ چھوڑ کی باقاعدہ خدمات نہ ہوتا تو درخت کو اس کی دھار سے کوئی ضرر نہیں پہنچ سکتا۔ ہمارا بعض جا نشاندہ ہے کہ مسٹر اے کے فضل حق سابق وزیر بنگال کونسل میں ایک ریزولیوشن پیش فرمانے والے ہیں۔ ریزولیوشن بہت بالا ہے لیکن اس کلہاڑی کا دستہ جیسے بنے ہوا کہ اس کے ساتھ دے کے اپنی برادری کی جڑ کاٹ ڈالی اور شاید ہے کہ اس تجویز کی رائے ہے کہ بنگال واقعات جمہوریہ کسی قسم کی آئینی حکومت کی اہلیت نہیں رکھتا۔ ہماری رائے ہے کہ ہندوستانی درخت کو اس بیٹے کا تجربہ ہونا لازمی ہے کہ جب تک جس قوم میں مسٹر اے کے فضل حق کے سے افراد

موجودہ دور میں ہر کارہ جس وہ اب ایک آئینی حکومت کے قابل نہیں ہو سکتی۔ آمین۔

مومن کی فراست سے بچو

یہ حدیث ہے۔ ایمان کی جلا جب آئینۂ دل پر ہو جاتی ہے تو نہ دکھائی دینے والی صورت کا عکس بھی اس میں کھنچ جاتا ہے چنانچہ روشن ضمیر مولانا نیچ نے ملکہ ثریا کا وہ دیکھ کے وہ باتیں تاڑ لیں کہ خاص پرست اور عیاش فوراً ہمارے کی نسبت غیر اسلامی دستور رسم لے کا فتویٰ دے گا اور وہی ہوا کہ ثریا کے چہرے سے نقاب اٹھا اور ان حضرات کی آنکھوں سے حیا کا پردہ۔ گئے اپنے بزرگوں کو اہل کفر و نفاق کا شغل بنانے۔ یہ ان کا بڑا نادر دستور ہے یا ہر بادشاہوں کی خاطر سے رسول اللہ کی سیرت میں رخنہ ڈالا ہو تو پر زیادہ چوٹ کہ دشمنوں کو اسلام میں کوئی بات ایسی نہیں ملتی جس کی مخالفت خود مسلمانوں کی کتاب میں موجود ہو کیا غضب ہے اس امر میں کہ مسلمانوں کے افعال کا ذمہ دار اسلام ہے۔ غضنفر ابصار عورتوں کی طرف نظر بچا کے چلنے کا حکم کے معنی وقتاً باطل ہوئے بیٹھے ہیں دوسری بات یہ ہے کہ مولانا نیچ ملکہ ثریا کی تصویر کی مخالفت سے یاروں کی اصل غرض بھانپ گئے لیجئے یہ تصویر ملاؤں کی نگاہوں تک پہنچی ہی افغانستان میں طوفان کھل ہو گا۔ مولانا نیچ نے ایک کارٹون میں اب سے ڈھائی مہینے پیشتر یہ راز کھول دیا تھا سنا ہے کہ کابل کے ملا پچھلی بی کی بغاوت کا سے تعزیرات ملکہ ثریا کی بے پردگی پر باقاعدہ سوچ ہیں۔ اس سے کچھ ہو گا نہیں مگر خیر خواہی کا سلسلہ تو باقی رہے گا۔

شاد کہ ہیں جیسے بیمار رو بہ زوال۔ صفا گردد۔

قوت مصورہ کی غلطی

واہ! سنتے ہیں کہ کانپور میں ایک مرغی کے

انڈے سے بچہ نکلا ہے اس کی شکل ایسا کچھ پوچھ لڑکی ہی جیسی چیز کر دیکھئے جوق جوق جا رہے ہیں پرندے اور چرندے کی بیچ ان کہیں رنگ بدلتے کیا عجب کہ اس مرغی کو کا ہے کی حقیقی والدہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ قدرت بھی عجب دل لگی باز ہے۔

مولانا نیچ کی نوٹ بک

اتنی جلدی؟

جب ریل نہ تھی تار نہ تھا جھگڑے تھے تو ایک تھا بادشاہ اس کے دربار میں ایک امیر نے کہ خدا پر سے کار بننے والا ہوں کہ میرے وطن میں گیہوں کا پودا بہت بڑا ہو جاتا ہے اسکے کھیت میں ہاتھی چھپ جاتا ہے بادشاہ ہنسا اور اسے قید کر دیا۔ بیچارے نے قید خانے میں پڑے پڑے ایک عرضی لکھی کہ اگر یہ فصل کا ذرا ایک سو بیس دن کے مجھے مہلت دی جائے وطن سے منگا کے پیش کروں۔ تعمیل کی گئی پانچ برس کے بعد بالیوں کا بوجھ جہاں پناہ کے حضور میں پیش ہوا حضور نے امیر صاحب کو خلعت عنایت فرمایا مگر نصیحت کی کہ ایسا دعوےٰ جس کا ثبوت ایک سال تک نہ مل سکے نہ کرو۔

امل رونالڈسن نے ہماری خدمت میں کہا کہ ۱۹۳۰ء میں کلکتے میں ہر تالیوں پر جنون ہو گیا اور

بند ہو جاتی ہیں۔ تاکہ تفصیلی واقعات سے پارلیمنٹ کو
باخبر کر سکے۔ ہائے نمونے گیہوں والے جہاں پناہ!

مسیح علیہ السلام کا نیا وصف

کوئی نیا وصف نہیں ہے تو پیدا کر کے

اے ذوق [illegible] ولیکن جدا

ستار ہے [illegible] قاضی الحاجات

لکھنے والے نے غلطی ہوئی جہاں [illegible] وصف
حاجت کا ذکر کیا تھا۔ اس میں [illegible] نسل
افزائی کی خاصیت بھی ان حضرت میں ہے [illegible]
[illegible] صورت اور فلسفی [illegible] کو پیدا کریں
بناتے ہیں [illegible] دولت انگلشیہ یعنی
سلطنت کے [illegible] پیٹ [illegible] سیکڑوں آدمی
خوشی خوشی فرزند دولت انگلشیہ بننے پر
آمادہ ہیں اور اس [illegible] نسل کی مطلق پروا
نہیں کرتے [illegible] ملک [illegible] ہے علاوہ
[illegible] چپاتی [illegible] جاتے ہیں [illegible]
مشہور ہے [illegible] میٹھا ہوتا ہے۔

لندن کے کروڑپتی مسٹر جیمز ولیم [illegible]
چھوڑ کر مرے۔ خود تو لاوارث گزرے علیہ السلام
کی عادت لاوارث ہونے کی نہیں۔ [illegible] بھائی
وارثوں کی [illegible] چھوٹی سی [illegible] لاوارث [illegible] ہو گئے
حکومت [illegible] ولیم [illegible] ایک [illegible] کو ورثہ
کو مسٹر جیمز کا ذاتی سامان عنایت کر دیا جس کی قیمت
تین کروڑ سے زیادہ تھی اور باقی جائداد [illegible]
کروڑ کے [illegible] وارثوں کی [illegible]
سے بچا چھوڑ دیا۔ پھر لارڈ کرزن بھی [illegible]
لگے [illegible] بیگم [illegible] کسی [illegible]
کا بچہ لے کے پالا اور ایک [illegible] مال [illegible] وارث
کر دیا۔ [illegible] تفصیل [illegible] اب [illegible]
[illegible] مسٹر جیمز [illegible] کے
بھائی کی اولاد [illegible] سب لندن
میں [illegible] ایک [illegible] سے اپنی وراثت
ثابت کر کے [illegible] اور [illegible] کسی فرزند خوش قسمت
کو پیار کرتی ہے۔ سچ ہے غریب کا باپ بننے سے
امیر کا بیٹا بننا زیادہ مفید ہے۔

تعجب ہے کہ [illegible] لارڈ کرزن کو جب یہ
دولت ملی تھی تو مسٹر جیمز [illegible] کی بیماری
کس کو وفات میں [illegible] تھی اور لارڈ کرزن نے
جب لے پالک کو وارث بنانے کی [illegible] دیکھ کر
[illegible] اور [illegible] نہ کی۔

تقلید بوزینہ

مشہور ہے کہ میاں تھے ہمارے بی بی [illegible]
لائیں [illegible] ایک بکری تھی [illegible]
[illegible] کی [illegible] بھول گئی تھیں [illegible]
[illegible] کے [illegible] لیجئے [illegible]
[illegible] صاحب نے کھچڑی [illegible] میں رکھ لی
اور [illegible] بکری [illegible] کھال کے
[illegible] سے [illegible] کر لیے اب جو بی بی نے بکری کی
خیانت کا صریح ثبوت پایا [illegible]
کے عوض بیچاری کو [illegible] لگیں۔ [illegible]
یہ ہم نے کھچڑی [illegible] کے لیے پکائی تھی۔
[illegible] میں [illegible] ہم اور [illegible]

میاں [illegible] بیماری سے [illegible]
دیکھ رہے تھے [illegible] مگر [illegible]
بکری کی جان گئی۔

[illegible] کے [illegible] کھچڑی تو
نہیں مگر گو [illegible] کر دی اس پر [illegible]
ہوئی ہے کہ [illegible] کسی مسلمان کا کام ہے۔ [illegible]
کہ ایک ترکی ٹوپی بھی [illegible] پڑی ملی جس کی کالی
دُم [illegible] ہے۔ [illegible] بی بی عورت [illegible]
[illegible] ناقص العقل [illegible] کہ [illegible]
بکری کے [illegible] نہیں اس نے اپنی کھال میں کھچڑی
بھر کے کیوں خیانت بتلائی۔ کیا [illegible]
ناقص العقل عورت ذات ہے جسے اتنا شعور نہیں
[illegible] کے [illegible] حضرت [illegible] اپنی [illegible]
سلطانی یعنی ترکی ٹوپی کیوں چھوڑ گئے۔ [illegible]
[illegible] اچھا نہیں۔ کسی [illegible]
کی تقلید کی ہے۔

[illegible] اور [illegible] شہرت

[illegible]

شہرت کی خواہش جس دل میں ہو [illegible]
[illegible] سے کبھی نہیں ہو سکتا۔ مگر جہاں تک ہمیں
معلوم ہے ہمارے دوست شیخ حبیب اللہ صاحب
[illegible] کو شہرت کی چاٹ بہت رہتی ہے آپ [illegible]
ایک سرکاری آدمی ہیں اب بھی ہیں اور غالباً
ہمیشہ رہیں گے۔ ہماری [illegible] تعجب ہوتا [illegible]
[illegible] سے آپ کیوں اپنی [illegible]
نتیجہ یہ ہوا کہ [illegible] کانفرنس
کا سالانہ اجلاس [illegible] حضرت مسیح الملک کی [illegible]
سے دہلی میں منعقد ہونا تھا اب وہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
ہیں۔ غالباً کانفرنس کے جلسے میں شیخ صاحب کی
[illegible] دوسرے جلسوں سے [illegible]
کی بجائے ہندوستان کا کوئی [illegible] سے
[illegible] جہاں طبیب [illegible] شیخ صاحب کی
[illegible] ہم دیکھتے ہیں کہ شیخ صاحب
کو بھی اس میں کچھ [illegible] ہے وہ [illegible]
ذریعہ سے اپنی [illegible] کی کوشش اور [illegible]
[illegible] کہتے ہیں [illegible]
[illegible]
[illegible] کا [illegible] حضور [illegible]

حکایت ہے کہ ایک شخص آسیب [illegible]
تھے [illegible] صاحب نے [illegible] کیا [illegible]
[illegible] جواب ملا کہ آپ کی [illegible] خیال [illegible]
کا ذکر تھا۔

حماقت

ہے تو ایسی چیز جو بڑے بڑوں سے سرزد ہوتی ہے
مگر [illegible] کانفرنس کی رپورٹ کی بعض [illegible]
کے قابل ہیں۔ [illegible] کانفرنس سفارش
کرتی ہے کہ [illegible] نہیں۔ [illegible]
[illegible] اس اگر [illegible] سال کی مدت میں [illegible]
[illegible] کا انتظام کر لیا گیا ہو۔
اگر یہ سفارش مان لی جائے تو شاید [illegible]
[illegible]

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذۂ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کے زمانۂ حال تک صدہا اساتذۂ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میاں تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں اُنسے نقل کی گئی ہیں لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر نہیں ڈکا ... [illegible] ... کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدا کتاب میں لکھ دیے گئے ہیں اسطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ اُستاد خود تعلیم دیتا ... ایک ستار یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا طریقہ ادا بھی آپکو اس کتاب میں ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے اُستادوں کا طریقۂ ادا اس میں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔

حصہ اول کی للعہ فی جلد۔ محصول ڈاک ہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر۔ منیجر اودھ پنچ لکھنؤ